رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ازالفضل اللہ یؤتیہ من یشاء

عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللہ اکبر

روزنامہ

الفضل

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔ عہ

ششماہی ۔ ۸ہ

سہ ماہی ۔ ۱۲ہ

بیرون ہند سالانہ عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ مئی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ آج حضور کو سر درد کی تکلیف رہی ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور ضعف کے باعث بدستور علیل ہے نیز اسہال کی بھی تکلیف ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کریں ؛

مولوی محبوب عالم صاحب خالد ابن خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کے ہاں کل دوسرا لڑکا تولد ہوا ۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے :۔

آج ساڑھے چھ بجے شام ملک بشیر احمد صاحب ایس ۔ ڈی ۔ او محکمہ نہر معہ سٹاف یہاں آئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش انہیں ملاقات کا شرف بخشا ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچا مذہب وہ ہے جس میں خدا بولتا ہے

۲۸۰

"آج کل مذاہب کی عجیب حالت ہے ۔ گھر گھر ایک نیا مذہب بن رہا ہے ۔ اور تلاش کرنے والے کے واسطے ایک حیرت کا مقام ہو رہا ہے ۔ اور اس وقت طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ واقعی انسان کو نجات دینے والا سچا مذہب کونسا ہے ۔ اس کا جواب ہر ایک شخص اپنے اپنے رنگ میں دے گا ۔ لیکن اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ ہر ایک مذہب میں یہ دیکھنا چاہیئے ۔ کہ خدا کے ساتھ اس کے معاملات کیسے ہیں ۔ اس کی عظمت جبروت اور خوف کس قدر دل پر غالب ہے ۔ انسان شر سے طبعاً نفرت کرتا ہے ۔ اور جس چیز کے فوائد اور منافع مرکوز خاطر ہو جائیں اس سے طبعاً محبت کرتا ہے ۔ مثلاً ایک جگہ انسان کو رات رہنا ہو ۔ اور اس جگہ سانپ ہو ۔ تو گوارا نہ کرے گا ۔ کہ وہاں رہے ۔ یا کسی گاؤں میں طاعون ہو ۔ تو طبعاً اس بات سے نفرت کرے گا ۔ کہ اس میں داخل ہو ۔ فائدہ مند چیز کی طرف رغبت کرتا ہے ۔ بُری چیز سے نفرت رکھتا ہے ۔ پس جس شخص کے دل میں خدا کی واقعی عظمت ہو جائے ۔ اور اس کو منافع دینے والا یقین کرے ۔ اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں اپنی ہلاکت پر پورا ایمان قائم کرے ۔ تو پھر باوجود اس نظارہ کے وہ کس طرح خدا کی خلاف مرضی کر سکے گا ۔ انسان کو چلتے چلتے سونے کا خزانہ نظر آجائے ۔ تو ضرور اس کو لینے کی سعی کرتا ہے ۔ پس اصل بات یقین اور ایمان ہے ۔ جس کے ذریعہ سے تمام بدیوں سے بچکر نیکی کی طرف انسان آسکتا ہے اب وہ یقین اور ایمان کس طرح سے حاصل ہو سچا مذہب وُہ ہے ۔ جو اس یقین کے واسطے صرف قصہ اور کہانیوں پر مدار نہ رکھے ۔ کیونکہ یہ کہانیاں تو سب میں پائی جاتی ہیں ۔ ۔ قصوں کے ذریعہ سے حق کے تلاش کرنے کا سفر بہت دُور دراز کا ہے ۔ جو طے نہیں ہو سکتا ۔ اس کے سوا آسان راہ یہ ہے ۔ کہ خدا جیسا پہلے قادر تھا ۔ اب بھی قادر ہے جیسا پہلے معجزات ظاہر کر سکتا تھا ۔ اب بھی ظاہر کر سکتا ہے جیسا پہلے سنتا تھا ۔ اب بھی سنتا ہے اور جیسا پہلے بولتا تھا اب بھی بولتا ہے ۔ یہ کیا وجہ ہے ۔ کہ پہلے تو سننے اور بولنے کی دونوں صفتیں اس میں تھیں ۔ مگر اب سننے کی صفت تو ہے ۔ لیکن بولنے کی نہیں ۔ پس سچا طالب وُہ ہے ۔ جو سب باتوں کو چھوڑ کر اس لم یزل ازلی ابدی خدا ہمیشہ کی قدرتوں والے خدا کی طرف جھک جائے ۔ اس خدا کی طرف توجہ کرے جو اب بھی وُہی صفات اور اخلاق رکھتا ہے ۔ جو موسٰے کے وقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت رکھتا تھا ۔ وہ اب بھی چاہتا ہے کہ گم گشتہ اس کے پاس آئے ۔ وہ اب بھی محبت کرتا ہے ۔ کہ کوئی اس کے حضور آئے ۔ سچا وہی ہے ۔ جو ایسے خدا کو ڈھونڈتا ہے ۔ جس مذہب کا مدار صرف قصوں پر ہے ۔ وُہ مردہ مذہب ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن کی نذر عقیدت

ہر جانی اور مالی قربانی کے لئے آمادگی کا اظہار

۲۷؍مئی ۱۹۳۸ء جماعت احمدیہ حیدر آباد نے باتفاق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں گزارش ارسال کی ہے۔ کہ " تمام خدام جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن کامل اخلاص وصداقت کے ساتھ اپنی جان ومال کی نذر پیش کرتے ہوئے بتوفیق رب ذوالجلال اپنے واجب الاطاعت امام جماعت کو یہ یقین دلانے کی عزت حاصل کرتے ہیں۔ کہ حضور کے اشارہ پر ہم اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور قربانیوں کے ہر مطالبہ کے لئے خواہ جانی ہو یا مالی انشاء اللہ تعالیٰ ہر وقت آمادہ ہیں "

خاکسار سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد

خلافت ثانیہ جوبلی فنڈ کے متعلق

جماعت احمدیہ حیدر آباد کی مخلصانہ قربانی

۲۷؍مئی بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن نے بصدارت محترم نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر جوبلی فنڈ کی تحریک کے لئے ایک جلسہ عام منعقد کیا۔ اولاً امیر جماعت مولوی سید بشارت احمد صاحب نے جوبلی فنڈ کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ایثار واخلاص کی قدیمی روایات کا حوالہ دے کر جماعت سے پُرزور تحریک کی۔ کہ جماعت کا ہر فرد کم از کم ایک ماہ کی آمدنی جوبلی فنڈ میں پیش کرے۔ اس کی تائید محترم عرفانی صاحب ومیاں محمد اعظم صاحب نے کی۔ اور جماعت نے نہائت بشاشت کے ساتھ ایک ماہ کی آمد جوبلی فنڈ میں پیش کرنے کے لئے وعدے تحریر کرائے جن کی مجموعی تعداد ۶۶۵۹ تک ہوئی۔ ہنوز بعض اصحاب مقامی اور دیگر اضلاع کی جماعتیں باقی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ قوی امید ہے۔ کہ ۱۰ ہزار سے زائد چندہ وصول ہو جائے گا۔

سکرٹری جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن

اخبار احمدیہ

دعائے مغفرت:۔ ڈاکٹر عنائت اللہ شاہ صاحب پروفیسر طبیہ کالج علی گڑھ کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبی علالت کے بعد ۱۵؍مئی ۱۹۳۸ء کو فوت ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحومہ کے لئے

دعائے مغفرت کریں:۔

درخواستہائے دعا:۔ فتح محمد صاحب فیض آبادی کے لڑکے نذیر احمد کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اسکی صحت کے لئے اور صالح احمد خان صاحب ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب۔ محمد شفیع صاحب ماسٹر غلام محمد صاحب کی جنہوں نے قادیان سنٹر سے منشی فاضل کا امتحان دیا ہے کامیابی کے لئے نیز سید محمد اصغر [illegible]

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۹؍مئی ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام
۶۱۳	محمد الدین صاحب ضلع ہوشیارپور
۶۱۴	امام الدین صاحب " سرگودہ
۶۱۵	محمد ابراہیم صاحب بھاگلپور
۶۱۶	محمد بدیع الزمان خانصاحب مونگھیر
۶۱۷	عبد اللہ خانصاحب ضلع گورداسپور
۶۱۸	محمد حسین صاحب Mulupet (S. India)
۶۱۹	فقیر محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۲۰	رحمۃ اللہ صاحب بنگال
۶۲۱	محمد ابراہیم صاحب ضلع گورداسپور
۶۲۲	M. D. Abdul Hashim Sahib میمن سنگھ (بنگال)
۶۲۳	مسماۃ اُمّ النساء رحمت پیرہ بنگال
۶۲۴	اے۔ ٹی محمد رمضان صاحب رنگون
۶۲۵	خوشی محمد صاحب ضلع سرگودہ
۶۲۶	مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ "
۶۲۷	رمضان صاحب "
۶۲۸	متعلی صاحب "
۶۲۹	محمد علی صاحب "
۶۳۰	مسماۃ جلال بی بی صاحبہ "
۶۳۱	" فاطمہ صاحبہ "
۶۳۲	خان محمد صاحب "

دبا سکتا نہیں ہرگز صدائے قادیاں کوئی

از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل بی گجرات

قرینِ ماہ دیکھے تو نشانِ کہکشاں کوئی
یقیناً احمدی کا قافلہ منزل پہ پہونچے گا

زمینِ قادیاں سے حق کی جو آواز اٹھی ہے
ہمیشہ احمدیت کے عدو نے منہ کی کھائی ہے

مسیحِ قادیاں کے نام لیوا بڑھتے جاتے ہیں
نہیں مٹتا کبھی وہ اہلِ دنیا کے مٹانے سے

غلامِ احمدِ مرسل کا ہر دم بول بالا ہے
بڑے دشمناں قہری تجلی زیرِ داماں ہے

عدو کی فحش گوئی سے ہوا جاتا ہے دل زخمی

دیارِ حسن میں اترا ہوا ہے کارواں کوئی
نہیں محمود سا دنیا میں میر کارواں کوئی

دبا سکتا نہیں اب اسکو زیرِ آسماں کوئی
جو ہمت ہو تو اب بھی اسکا کرلے امتحاں کوئی

نہیں باقی مگر شیخِ بٹالہ کا نشاں کوئی
مرے ہمدم! نہیں اسکے سوا حق کا نشاں کوئی

سدا تائیدِ حق کا دیکھ لے دریا رواں کوئی
دبا سکتا نہیں ہرگز صدائے قادیاں کوئی

ہلائے کیوں نہ نالوں سے زمین آسماں کوئی

عجب کیا گر دلِ مہتاب غم سے پارہ پارہ ہے
رہا ہے رات بھر خادم تو اسیرِ فغاں کوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مساجد میں تعدد جماعت کے رواج کو روکا جائے

کسی احمدی کو نماز کی اہمیت اور فرضیت کے متعلق تو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ نماز اسلام کا نہ صرف بہت بڑا رکن ہے۔ اور سوائے ہوش و حواس معطل ہو جانے کے ہر حالت میں اس کی ادائیگی فرض ہے۔ بلکہ دل کی پاکیزگی۔ روحانیت میں ترقی۔ اور دینی و دنیوی برکات حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بھی ہے۔ اور ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی شخص دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عہد صحیح معنوں میں کرتا ہوا احمدی کہلائے۔ اور پھر نماز جیسے اہم اسلامی رکن کا تارک ہو۔ البتہ نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف کبھی کبھی توجہ دلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ وقتاً فوقتاً نہایت واضح۔ اور دلنشین طریق سے نہایت اہم ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔ کیونکہ بعض لوگ اپنی ناواقفیت کی وجہ سے یا سستی اور کوتاہی کے باعث یا مسجد سے زیادہ دور ہونے کی وجہ سے یا کیلے دوکیلے ہونے کی وجہ سے باجماعت نماز کی ادائیگی کی پوری پوری پابندی نہیں کرتے:۔

ایسے لوگوں کو ہوشیار کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نہایت پُرزور طریق سے تاکید فرماتے رہتے ہیں۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ کی مسجدیں ہیں۔ وہاں باقاعدگی سے نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے:۔

تاہم ایک بات جو باجماعت نماز کے نظام۔ اور اس کے مقصد کو سخت نقصان پہونچانے والی ہے۔ ایسی ہے۔ جو عام طور پر پائی جاتی ہے اور جسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سخت ناپسند فرماتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ ایک مسجد میں ایک وقت کی نماز باجماعت پڑھی جانے کے بعد سوائے کسی خاص مجبوری کے دوسری بار جماعت کرائی جائے۔ چنانچہ حال میں ایک گفتگو کے دوران میں جس کا ذکر "الفضل" میں آچکا ہے۔ جہاں حضورؓ نے اس کے متعلق اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ:۔ "اس رواج کو سختی کے ساتھ روکنا چاہیئے"۔ (الفضل ۱۹ مئی ۱۹۳۸ء)

یہ ایک واضح امر ہے۔ کہ جہاں تعدد جماعت کا رواج ہو۔ وہاں نماز پڑھنے والے عام طور پر سستی کا شکار ہو جائیں گے۔ بعض صحیح وقت پر مسجد میں آکر نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ اس خیال سے بیٹھے رہینگے کہ جب وقت جائیں گے۔ جماعت کرالیں گے۔ اور اس طرح نظام جماعت قائم نہیں رہ سکتا۔ اور نہ وہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے حضور جماعت کی شکل میں جھکنے۔ اور اکٹھے دعا کرنے سے حاصل ہو سکتے ہیں اس لئے ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی مساجد میں اس کو قطعاً روک دیا جائے اور سوائے ایسی صورت کے۔ کہ وہ اصحاب جو کسی دینی۔ اور جماعتی کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے نماز باجماعت میں شامل ہونے سے معذور رہے ہوں۔ قطعاً دوسری جماعت نہیں ہونی چاہیئے

اس زمانہ میں جہاں دنیا وی مرغوبات اور مصروفیات کی وجہ سے احکام دین پر چلنا مشکل ہے۔ وہاں ایسے سامان بھی موجود ہیں۔ جو عزم اور ارادہ کرنے والوں کے لئے آسانی اور سہولت بھی پیدا کر دیتے ہیں انہی میں سے وقت بتانے والی گھڑیاں بھی ہیں۔ اگر ہر مسجد میں ہر نماز کے لئے ایک وقت مقرر کر دیا جائے۔ اور اس وقت کی پوری پابندی کی جائے تو کاروباری۔ اور محنت و مشقت کرنے والے اصحاب بھی آسانی کے ساتھ نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں۔ اور مسجد سے دور رہنے والے بھی مقررہ وقت پر پہونچ سکتے ہیں:۔

پس جہاں دوسری جماعت کے رواج کو پوری طرح بند کر دینے کا خیال تمام احمدی انجمنوں کو ہونا چاہیئے۔ وہاں یہ انتظام بھی کرنا چاہیئے۔ کہ نمازوں کے اوقات کا بھی اعلان کر دیا جائے۔ اور اس وقت تک آنے والوں کا انتظار کر کے نماز کھڑی کی جایا کرے۔ اس کے علاوہ اور بھی آسانی کی جو صورت ممکن ہو۔ اس سے کام لیا جائے۔ قادیان کے ایک محلہ کے احمدی جو عام طور پر دوکاندار ہیں۔ انہوں نے یہ انتظام کیا ہوا ہے۔ کہ وقت نماز سے تھوڑی دیر قبل گھنٹی بجا دی جاتی ہے۔ جس پر دوکاندار مسجد میں چلے جاتے ہیں۔ اور اذان دے کر نماز باجماعت ادا کر لیتے ہیں:۔

غرض ہر مقام کے لحاظ سے ہر ممکن سہولت پیدا کی جائے۔ اور کوشش کی جائے۔ کہ سوائے کسی خاص عذر کے کوئی احمدی نماز باجماعت سے محروم نہ رہے۔ اور اگر کوئی رہ جائے۔ تو اسے دوسری بار جماعت کھڑی کرنے کی اجازت نہ ہو۔ تاکہ وہ آئندہ وقت پر پہونچ سکے:۔

۶۱-۶

مسلمانوں میں رسم چہلم

مسلمانوں کے ادبار اور نکبت کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ ایسی رسوم میں مبتلا ہیں۔ جو نہ صرف خلافِ اسلام ہیں۔ بلکہ مالی لحاظ سے بھی بے حد مضر ہیں۔ انہی میں سے ایک رسم چہلم ہے۔ جو کسی کے مرنے پر ادا کی جاتی ہے۔ اور حیرت ہے۔ کہ اچھے اچھے پڑھے لکھے بھی موقعہ کی نوعیت کو بالکل نظر انداز کر کے اسے ایسے رنگ میں مناتے ہیں۔ جو مذاق سلیم کے لئے نہایت ہی ناگوار ہے۔ ڈاکٹر اقبال کی "رسم چہلم" کے ذکر میں اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ:۔

"ختم قرآن کے بعد غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ ازاں بعد معززین کو پُرتکلف کمروں میں بٹھا کر کھانا کھلایا گیا"۔

پُرتکلف کمروں میں کھانا بھی پُرتکلف ہی کھلایا گیا ہوگا۔ کیونکہ کھانے والے غرباء و مساکین نہ تھے۔ بلکہ معززین تھے۔ اور معززین بھی وہ جنہوں نے شور مچا رکھا ہے۔ کہ ڈاکٹر اقبال صاحب کے انتقال کے بعد دنیا ان کی آنکھوں میں اندھیر ہو گئی ہے۔ اور زندگی کا مزا جاتا رہا۔ مرنے والے کے مرنے پر اظہار رنج و ملال اور [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلمۂ شہادت یعنی وجودِ باری پر ہماری گواہی

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

اسلام کے پانچ ارکان میں سے پہلا رکن کلمۂ شہادت ہے۔ یعنے اشهد ان لا الٰه الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور پیغمبر ہیں۔ بغیر اس گواہی کے مسلمان مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اگر کوئی اس سے شہادت طلب کرے۔ کہ خدا کے وجود کو ثابت کرو۔ تو اس کا فرض ہے کہ جہاں تک اس کی عقل اور سمجھ ہے اس پر اپنی شہادت پیش کرے۔ ورنہ اس کا دعوےٰ بلا دلیل اس کا ایمان بلا اصلیت اور اس کی گواہی بلا تائید ی واقعات کے ہوگی۔ اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے۔ کہ وہ اپنے تئیں اس گواہی کے لئے مستعد اور تیار رکھے اور جب بھی ضرورت ہو اسے پیش کرے۔ یہ نہ ہو کہ ساری عمر تو اشہد ان لا الٰه الا الله کہتے گزر جائے اور جب اس شہادت کے متعلق پوچھا جائے۔ تو بغلیں جھانکنے لگے۔ یا دبی زبان سے اقرار کرنے لگے کہ میرے پاس تو کوئی شہادت موجود نہیں۔ اور عوام الناس کی نسبت یہ شہادت اہلِ علم لوگوں پر اور بھی زیادہ ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ شهد الله انه لا الٰه الا هو والملائكة واولوا العلم قائماً بالقسط (آل عمران) مطلب یہ کہ خدا تعالےٰ کے وجود اور اس کی توحید پر نہ صرف خود اللہ اور اس کے فرشتے گواہ ہیں۔ بلکہ تمام اہلِ علم مسلمان بھی انصاف پر قائم ہو کر اسی بات کے گواہ ہیں۔ یعنی وہ بھی یہی گواہی اپنی طرف سے پیش کرتے ہیں۔ اور یہی گواہی اسلام کا پہلا رکن ہے۔ اور گواہی وہ ہوتی ہے۔ جو محض سنی سنائی نہ ہو بلکہ انسان کو اس کا ذاتی علم بھی ہو۔ اور اگر اسے بلا کر شہادت طلب کی جائے۔ تو وہ قسم کھا کر دل کے یقین کے ساتھ اسے بیان کر سکے یہ گواہی جو باری تعالےٰ کے وجود اور اس کی توحید کے لئے ہے۔ حسب ذیل شقوں پر منقسم ہے۔

(۱) اس کی فطرت کی گواہی (۲) اس کی عقل کی گواہی (۳) ان لوگوں کی جن کو وہ اپنے تجربہ سے راستباز یقین کرتا ہے ان کی گواہی (۴) اس کے علم کی گواہی (۵) اس کی آپ بیتی یا اپنی ذاتی گواہی (۶) ان واقعات کی گواہی جو اس نے دوسروں پر گزرتے دیکھے۔ اور وہ خود بھی ان باتوں کا شاہد ہے۔ (۷) عالم روحانی کی کیفیات جن سے براہ راست ذات باری کی رویت کلام کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور جہاں علی وجہ البصیرت کوئی بندہ اپنے بعض حواس کے ساتھ احساس صفات باری کر لیتا ہے۔ اس کے بعد سمجھانے کے لئے بطور نمونہ نہائت مختصر اور سرسری شہادت میں اپنی طرف سے اس معاملہ میں پیش کرتا ہوں۔

فطرت کی شہادت

میری **فطرت** یہ چاہتی ہے۔ کہ چونکہ میں بے علم۔ بداخلاق۔ کمزور۔ حاجتمند اور مریض ہوں۔ اس لئے کوئی ایسی طاقتور ہستی ہونی چاہیئے۔ جو مجھ پر رحم کرے۔ میری کمزوریاں دور کرے۔ مجھے صحت دے۔ میرے عیبوں کی پردہ پوشی کرے۔ مجھے رزق دے۔ میری شکستگی کی مرمت کرے۔ دشمنوں کے حملے مجھ سے دور کرے۔ میری حفاظت کرے میری خواہشیں پوری کرے۔ میری دعائیں قبول کرے۔ میرے علم میں اضافہ کرے مجھے عزت دے۔ مجھے حکمت بخشے۔ غلطی کے وقت میری راہنمائی کرے۔ آنے والے خطرات سے مجھے آگاہ کرے۔ اور مجھے ہر طرح خوش رکھے۔ وہ خود ہر علم و قدرت سے آراستہ اور غیر فانی ہو۔ اور مجھے بھی فنا نہ ہونے دے۔ بلکہ ابدی زندگی عطا فرمائے۔ غرض یہ میری فطرت کی آواز ہے۔ اور یقیناً میرا نفس کسی ایسے ہی وجود کو چاہتا ہے۔ اور اسے ڈھونڈھتا ہے۔ بلکہ ایک بچے کو ایک جاہل عورت کو ایک بیوقوف مرد کو اور ایک عالم سے عالم شخص کو بھی پوچھ کر دیکھ لو کہ کیا وہ ایسی ہستی کا طالب ہے یا نہیں یہ ایک سچی پیاس ہے۔ ایک اتنی بھوک ہے ایک حقیقی ضرورت ہے۔ اسلئے اسے اسی طرح پورا ہونا چاہیئے۔ جس طرح ہماری ہر سچی ضرورت کے پورا ہونے کے لئے دنیا میں سامان موجود ہیں اور وہ پوری ہوتی ہیں۔ پس **اس ضرورت کا بشدت احساس خدا تعالےٰ** کے وجود پر ایک شہادت ہے۔

عقل کی شہادت

دوسری گواہی میری عقل کی ہے۔ کہ یہ سلسلہ دنیا کا جو ایک حقیر ذرہ سے لے کر اعلےٰ سے اعلےٰ مخلوقات تک بغیر کسی فتور کے کمال عقلمندی اور کمال حکمت اور کمال دانائی سے چل رہا ہے تو اس خلق کے پیچھے کوئی خالق۔ اس حکمت کے پیچھے کوئی حکیم اور اس عقلمندی کے پیچھے کوئی نہائت دانشمند وجود ہونا چاہیئے۔ آپ ہی آپ یہ کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ چیزیں نہ اپنی آپ خالق ہیں۔ نہ اتنی عقلمند ہیں۔ اور تمام مخلوقات کی بناوٹ اور ترتیب کے پردہ کے پیچھے ایک ارادہ اور ایک مشیت ایک **حکمت** ایک تدبیر جلوہ گر ہے۔

راستبازوں کی شہادت

میری تیسری گواہی راستبازوں کی شہادت ہے۔ میں نے تمام دنیا کے مشہور اور مقتدر راستبازوں اور اپنے زمانہ کے کم از کم تین عظیم الشان صدیقوں کو دیکھا۔ اور ہر ایک نے ان میں سے یہی گواہی دی۔ کہ اللہ ہے۔ اور ہم ذاتی طور پر اس کے گواہ ہیں۔ یہ لوگ ایسے ہیں۔ اور ان کی راستبازی پر مجھے اتنا یقین ہے۔ کہ اگر یہ دن کو رات کہدیں۔ تو میں اپنی آنکھوں کو جھوٹا سمجھوں۔ اور انکو سچا۔ پس میرے لئے ان کی شہادت کافی ہے۔

علمی شہادت

چوتھی شہادت علمی شہادت ہے وہ بجائے خود ایک لا انتہا مجموعہ شہادات کا ہے۔ لیکن مختصر یہ کہ مجھے بڑے بڑے اہلِ علم سائنسدانوں اور نیچر کے رازدانوں نے یہ علم دیا ہے۔ کہ تمام عالمین میں ایک **نظام** ہے اور ایک **تسلسل** ہے ایک **ارتقا** ہے یعنے Uniformity اور Evolution اور Continuity اور بحیثیت مجموعی اس تمام سلسلہ عالمین میں جہاں تک ہماری نظر علم اور قیاس پہنچ چکا ہے۔ اول سے آخر تک ایک چیز بھی ایسی ثابت نہیں ہوئی۔ جو دوسری تمام چیزوں سے کچھ نہ کچھ تعلق نہ رکھتی ہو۔ اور دوسری مخلوقات کے ساتھ مل کر ایک مکمل سسٹم کے اجزاء میں منسلک نہ ہو۔ اور ترقی کی طرف نہ جا رہی ہو۔ عجیب بات ہے کہ عام طور پر لوگوں کو اس بات کی خبر تک نہ تھی۔ کہ مخلوق میں یہ کمال اور یہ انضباط موجود ہے۔ اب اگر علوم جدیدہ نے اس حقیقت کا انکشاف کیا۔ یہ انکشاف یقینی ثبوت ہے وجود باری کا۔ اس کے **خالق** و مالک ہونے کا۔ اور اس کی توحید کا۔ ایک چوٹی کا سائنسدان اور ماہر علم نجوم کہتا ہے۔ کہ "ہم نے اتنے فاصلوں تک ایسے ایسے مستقل عالم پھیلے ہوئے دیکھے ہیں۔ کہ ہماری قوت واہمہ اور تخیل بھی ان فاصلوں کا اندازہ کرتے ہوئے چکرا جاتی ہے مگر پھر بھی یہ سب **عالمین** اس طرح ایک دوسرے سے وابستہ ہیں جیسے کسی مشینری کے مختلف پرزے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے علاوہ ہماری اس چھوٹی سی بے حقیقت دُنیا میں بھی کیسے کیسے عجائبات ظہور میں آتے رہتے ہیں جہاں ہم خود رہتے۔ بڑی بڑی تجویزیں سوچتے۔ امیدیں رکھتے۔ محنتیں کرتے اور اپنی زندگی کے تھوڑے سے دن گذارتے ہیں۔ اور بے تعداد حکمتوں کو دیکھ کر ششدر و حیران رہ جاتے ہیں کیونکہ ہم ان کی کُنہ تک پہونچ نہیں سکتے۔ یہ یقینی بات ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی عظیم الشان عقلمند اور محیط الکل رُوح اس ساری کائنات کے پیچھے کام کر رہی ہے اور سب پر حاوی ہے۔ وُہ چھوٹی سی چھوٹی مخلوق کی طرف بھی کامل توجہ رکھتی۔ اور اس کی ضروریات کو پورا کرتی ہے یہاں تک کہ ہر انسان ہر پرندے اور ہر چیونٹی تک کی پوری نگرانی کرتے ہُوئے پھر اتنے وسیع ممالک پر بے عیب حکمرانی بھی کر رہی ہے۔ اس لاانتہا ہستی کی نظر میں نہ کوئی مخلوق بہت بڑی ہے نہ بہت چھوٹی اور حقیر۔ اور ذرہ سے آفتاب تک وُہ ہستی ہر ایک کی کُنہ کو جانتی۔ اور سب کی پرورش میں مشغول ہے۔ کوئی بے وقوف سے بیوقوف بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو کسی ورکشاپ کی آٹومیٹک یعنی خودبخود کام کرنے والی کسی مشین کو دیکھے۔ اور پھر یہ خیال کرے۔ کہ اس کے پیچھے کوئی ذہین اور سمجھدار مُوجد نہیں۔ جس نے اُسے تجویز کیا۔ اور بنایا۔ اسی طرح جو عظیم الشان نظام اور عالی شان مشینری اس کائنات کی ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس کے متعلق تو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ وہم نہیں آسکتا۔ کہ اس کی پشت پر کوئی ایسی ہستی نہیں ہے۔ جو اپنی قدرت۔ قوتِ ایجاد۔ اور تعرف مالکیت میں ہمہ گیر نہ ہو۔ جہاں تک ہم کو علم ہے ان جملہ عالمین میں ہم کو کسی جگہ بھی کوئی بات اتفاقی یا لغو اور فضول نظر نہیں آتی۔ اور کوئی جگہ بھی ایسی نہیں۔ جہاں ترتیب۔ نظام۔ قاعدہ۔ اور حُسن موجود نہ ہو۔ چنانچہ ان باتوں پر غور کرکے ہم پر ایسے اوقات اور ایسی گھڑیاں بھی آجاتی ہیں۔ کہ ہمارا دل بے اختیار۔ تعریف۔ حیرت اور محبت کی عمیق۔ اور بے انتہا گہرائیوں میں اس کے آگے سربسجود ہو جاتا ہے"

ذاتی شہادت

میری ذاتی گواہی یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ غیب یعنی آئندہ کا پتہ کسی انسان کو نہیں ہے۔ نہ آج تک کوئی ایسا علم ایجاد ہُوا ہے۔ جو غیب تک رہبری کر سکے۔ اور یہ بھی واضح رہے۔ کہ اس عالم میں **"اتفاق"** کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ ہر چیز۔ اور ہر واقعہ۔ اور ہر حادثہ کسی باعث یا علم یا عمل کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور سلسلِ واقعات کی زنجیر کی ایک کڑی ہوتا ہے۔ اور کسی بات کی بابت یہ کہہ دینا۔ کہ یونہی یا خود بخود۔ یا اتفاقاً ہوگئی — بالکل غلط ہے۔ اسی طرح غیر معمولی۔ یا فوری قبولیت کسی دُعا کی یقیناً کسی قادر اور سمیع ومجیب ہستی کے وجود پر ایک پختہ دلیل ہے۔ اس لئے یہاں میں مختصراً صرف تین غیب۔ اور تین غیر معمولی یا فوری نمونے قبولیتِ دعا کے لکھوں گا:۔

پہلا واقعہ

مصری صاحب کے مرتد ہونے سے آٹھ ماہ قبل مجھے معلوم ہُوا۔ کہ:۔

"ابتنے...... (یہاں ایک خاص عدد ہے) منافق کھُلم کھُلا نکل جائیں گے۔ فسوف یاتی اللّٰہ بقوم یحبھم ویحبونہٗ۔ پیغامی اور احرار۔ اور نئے مرتد یہ تینوں لیڈر ہوں گے۔ مسجد شہید گنج کی خدمت کے لئے۔ احمدی والنٹیر اور ہم حاضر ہیں"

چنانچہ ایک سال پورا نہ ہونے پایا تھا کہ نئے مرتد اور ان کا دوسرے مخالفین کے ساتھ مل جانا میں نے بچشم خود دیکھ لیا۔

دُوسرا واقعہ

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں میں نے ایک دفعہ رویا میں دیکھا۔ کہ چودھویں کا چاند آسمان پر ہے۔ اور وُہ میرے دیکھتے دیکھتے پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا۔ ایک ٹکڑا بہت بڑا۔ اور ایک چھوٹا سا۔ اور دونوں ٹکڑے پھر الگ ہوکر ایک دوسرے سے دُور ہوگئے۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ کہ جب کسی کو وہم بھی نہ تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت کے وقت یہ جماعت یکدم اس طرح دُو حصے ہوجائے گی۔ اور بدر جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت مُراد ہے۔ دو ٹکڑے ہوکر ایک بڑا حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہوگا۔ اور ایک قلیل حصہ الگ اور دُور ہوجائے گا۔ مگر آخر کار میں نے اپنی آنکھوں سے اس بات کو بھی پورا ہوتے دیکھ لیا۔

تیسرا واقعہ

۲۰۔ نومبر ۱۹۳۶ء کو میں نے جُمعہ کے خطبہ کے درمیان جس وقت مکرمی مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب خطبہ فرما رہے تھے۔ یکایک کشفی طور پر دیکھا۔ کہ بڑی مسجد کے صحن میں ایک جنازہ رکھا ہُوا ہے۔ میں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو وُہ سید انعام اللہ شاہ صاحب مرحوم کا جنازہ تھا۔ پھر وہ نظارہ جاتا رہا۔ ایک ماہ بعد جلسہ سالانہ کے ایام میں ۲۵۔ دسمبر والے جمعہ کو بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام نے حسب معمول چند آدمیوں کے جنازے پڑھائے۔ جب جنازہ پڑھ کر میں باہر نکلا۔ تو ایک صندوق دیکھا۔ پوچھنے پر معلوم ہُوا۔ کہ یہ سید انعام اللہ صاحب مرحوم کا جنازہ ہے۔ مجھے اس سے پہلے قطعاً کوئی علم۔ یا خواب وخیال بھی نہ تھا۔ کہ ان کی نعش حیدرآباد دکن سے جہاں وُہ رہتے تھے۔ کبھی قادیان لائی جاسکتی ہے۔ اور یہ کہ جمعہ کے دن مسجد میں ان کا جنازہ ہوگا۔

قبولیتِ دُعا کی مثالیں

اب تین نمونے دُعا کے لکھ دیتا ہوں۔ یعنی ایسی دُعاؤں کے جن کی قبولیت معمولی واقعات میں سے نہیں ہے۔

نمبر اول۔ ایک زمانہ میں میرا تبادلہ شملہ کا ہوگیا۔ وہاں جو میرے افسر ہونے والے تھے۔ ان کی سخت زبانی اور سخت گیری کی اتنی دھوم اور شہرت تھی۔ کہ میں نے وہاں جاتے ہُوئے بہت دُعا کی اور راستہ بھر کرتا رہا۔ کہ خداوندا تو اپنے فضل سے مجھے ہر قسم کی ایذا اور بے عزتی سے محفوظ رکھیو۔ جب میں شملہ پہونچا۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ وُہ کل سے بیمار ہیں۔ واکر ہاسپٹل میں داخل ہوگئے ہیں۔ اور ایک ہفتہ عشرہ کی رخصت لی ہے۔ چھ سات دن کے بعد معلوم ہُوا۔ کہ ان کو ہِل ڈائرے ریا۔ یعنی پہاڑی اسہال تشخیص کرکے ڈاکٹروں نے فوری سرٹیفکیٹ دے کر ولایت روانہ کر دیا۔ اور ایسا روانہ کیا۔ کہ پھر وُہ ہندوستان واپس ہی نہیں آئے۔ اور نہ میں نے کبھی ان کی صورت دیکھی۔ پھر ان کی جگہ ایک نیک نہاد افسر جو شملہ میں دس روز کی اتفاقی رخصت پر آیا ہُوا تھا۔ پکڑ کر لگا دیا گیا۔ جس نے میرے ساتھ نہایت شریفانہ سلوک کیا۔

نمبر دوم۔ یہ ایک چھوٹا سا عجیب واقعہ ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک لمبا سفر رات کے وقت پیش آگیا۔ میں دائم المریض ساری رات کا سفر۔ کڑاکے کا جاڑا۔ اور برتھ ریزرو کرانے کا موقعہ نہیں ملا۔ ٹکٹ لیا۔ گاڑی میں داخل ہُوا۔ تو سارے برتھ ریزروشدہ پائے۔ سوائے دُعا کے کوئی راستہ نظر نہ آیا۔ ریل چلنے سے آدھ گھنٹہ پیشتر سب مسافر اوپر نیچے برتھوں پر دراز۔ اور میں گاڑی کے اندر دروازے کے پاس اس کے فضل کی انتظار میں کھڑا دست بدعا۔ اور بیٹھنے کو بھی جگہ ندارد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ٹرین کی روانگی سے چند منٹ پہلے ایک شخص دوڑتا چیختا ہانپتا ہوا پلیٹ فارم پر آیا۔ اور اوپر کے برتھ کے ایک مسافر کو زبردستی گاڑی سے اتار کر شہر کو واپس لے گیا۔ کہ کل چلے جانا۔ آج فلاں سخت ضروری کام رہ گیا ہے۔ خیر الحمد للہ کہ مجھے سیدھی کرنے کو جگہ تو مل گئی۔ مگر مجھے ہمیشہ اوپر کے برتھ سے تکلیف ہوتی ہے بلکہ خوف آتا ہے۔ کہ کہیں سوتے میں نیچے نہ گر پڑوں۔ مگر اس وقت کیا کر سکتا تھا سوائے اس کے کہ اپنے مالک سے یہ کہتا کہ اے اللہ میاں نیچے کا برتھ ہوتا تو آرام بھی ملتا۔ اتنے میں ایک انگریز نیچے کے درمیانی برتھ سے اٹھا۔ اور مجھے کہنے لگا۔ کہ امید ہے آپکو اعتراض نہ ہوگا۔ اگر میں اس اوپر والے برتھ پر چلا جاؤں۔ مجھے یہ نیچے کی جگہ پسند نہیں ہے۔ (شائد اس لئے کہ اس کے دونوں طرف دو ہندوستانی سو رہے تھے۔) آپ میری یہ جگہ لے لیں میں بہت مشکور ہوں گا۔ میں نے کہا اچھا اور اپنا بستر بچھا کر لیٹ گیا مگر نیند کہاں۔ میرے سامنے تو اس وقت فوری قبولیت دعا کے دو نشان کھڑے تھے۔ جو ایک مجیب الدعوات خداوند کے وجود کی شہادت میرے سامنے دے رہے تھے۔

تیسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ ۱۹۲۵ء میں میں گوجرانوالہ سے تبدیل ہو کر اپنی موٹر سائیکل اور سائڈ کار پر گوجرہ نہر کی پٹڑی پٹڑی جا رہا تھا۔ کہ قادیان سے اٹھارہ بیس میل نکل کر جنڈیالہ سے ۵ یا ۶ میل ورے وہ موٹر سائیکل یکدم ٹوٹ گیا۔ میں نے اپنے ہمراہی سنتری سے کہا کہ کسی گاؤں سے کوئی چھکڑا کرایہ پر لے آئے۔ تا کہ موٹر سائیکل کو لاد کر جنڈیالہ تک لے چلیں چونکہ مغرب کا وقت دور نہ تھا۔ اور مقام جنگل کا تھا۔ اس لئے مجھے بہت تشویش تھی۔ میں اکیلا نہر کے کنارے برابر دعا کرتا رہا۔ ڈیڑھ گھنٹہ میں ایک نیم شکستہ چھکڑا آگیا۔ اور موٹر سائیکل اس پر لاد دی۔ مگر مجھے یہ فکر کہ میں زیادہ پیدل نہیں چل سکتا۔ نہ یہ میرا ساتھی قابل اعتماد ہے۔ نہ چھکڑے والے سکھ قابل اطمینان معلوم ہوتے ہیں۔ اور میری جیب میں کافی نقدی ہے۔ خدایا تو ہی کوئی انتظام کر۔ ابھی ہم روانہ ہونے والے ہی تھے۔ کہ اتنے میں ایک طرف سے موٹر کار کا ہارن سنائی دیا۔ میں سمجھا کہ نہر کا کوئی افسر ہوگا جو دورہ پر جا رہا ہوگا۔ راستہ سے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں وہ کار میرے سامنے آکر ٹھہر گئی۔ حیران رہ گیا جب اندر سے حضرت خلیفۃ المسیح علیہا السلام اور چودھری ظفر اللہ خانصاحب کے چہرے نظر آئے۔ پہلے دھوکا ہوا کہ یہ یہاں کہاں۔ شائد خواب ہے یا وہم مگر جب وہ ہنسے اور بولے تو مجھے یقین آیا کہ فرشتے نہیں بلکہ انسان ہیں۔ پس چند منٹ کے اندر میں ان کے ہمراہ چالیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گدیلوں پر بیٹھا ہوا لاہور کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ اور میرے سامنے قبولیت دعا کا ایک فوری اور عجیب نمونہ اور ایک زندہ خدا موجود تھا۔ جو ادعونی استجب لکم کی تجلی دکھا رہا تھا۔ اور اپنے وجود پر مجھے گواہ ٹھہرا رہا تھا۔

نبی کی شہادت

چھٹی قسم کی شہادت جو ان سب سے زیادہ زبردست شہادت ہے اور جو ایسی ظاہر یقینی اور غیر مشتبہ ہے کہ اس سے زیادہ معتبر تلاش کرنی عبث اور بے سود ہے۔ وہ ہے نبی کی معرفت۔ لوگوں کا اللہ تعالےٰ کے متعلق شہادت حاصل کرنا۔ یہ گواہی اپنی ذاتی شہادت سے بھی زیادہ اعلےٰ اور مصفےٰ ہے۔ کیونکہ اس میں اپنی ذاتی شہادت بھی داخل ہوتی ہے۔ اور ذاتی کے علاوہ ہزاروں لاکھوں دوسرے آدمی بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور شہادت کے نشانات بھی زبردست عالمگیر عالی شان اور غیر مشتبہ ہوتے ہیں۔

چنانچہ اس قسم کی گواہی میں میں ہی نہیں۔ بلکہ میرے ساتھ جماعتیں قومیں اور ملک بھی شریک ہیں۔ نیز شہرت اور تحدی کے لحاظ سے بھی یہ معاملات دنیا میں بے نظیر اور انوکھے ہیں۔

الحمد للہ کہ اس سعادت کو بھی میں نے پایا۔ یعنی ایک نبی کی تازہ بتازہ اور بکثرت وحی کا نزول جو بیس سال تک میرے سامنے ہوتا رہا۔ اس کے گواہ بننے کا شرف مجھے حاصل ہوا وہ الہام گویا ہمارا اپنا الہام تھا اس کے لئے بقول مکرمی پیر منظور محمد صاحب ایک واسطہ اس وحی کے پانے کا تھا۔ یعنے فرشتہ اور ہمارے لئے دو واسطے یعنی فرشتہ اور نبی۔ اور دونوں نہایت معتبر۔ پھر جب وہ کلام خداوندی ہمارے سامنے پورا ہو جاتا تھا۔ تو جیسا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایمان بڑھتا تھا اور وہ خوش ہوتے تھے۔ ویسا ہی ہمارا ایمان بھی بڑھتا تھا۔ اور ہم بھی خوش ہوتے تھے۔ اس طرح نبی کے زمانہ میں حقیقۃً الہام نبی کے ساتھ ساتھ اس کی ساری جماعت کے لئے بھی نازل ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے۔ کہ وہ فرشتہ سے سنتا ہے۔ اور ہم اس سے۔ جبرائیل آسمان سے آکر بیت الفکر میں ایک پیشگوئی سنا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت الفکر سے بیت الذکر میں نکل کر وہی پیشگوئی ہم کو سنا دی۔ شائد چند گھنٹہ کے وقفہ سے۔ پھر جب اس کا ظہور ہو گیا۔ تو حضور اور ہم اکٹھے اس خوشی اور یقین میں شامل ہو گئے پس کیا ہی رویت والا ایمان اور کیسا بابرکت زمانہ ان لوگوں کو ملتا ہے۔ جو خوش قسمتی سے نبی کے آس پاس موجود ہوتے ہیں۔ ہم کو تو بالکل یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا روزانہ ہم سب سے ہی خدا باتیں کرتا ہے۔ اب ان باتوں کے تین تین نمونے سن لیں:۔

(۱) ہمارے نبی نے ہمیں کہا کہ میں نے خدا کو پا لیا ہے۔ اور وہ مجھ سے اکثر ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اس نے مجھے بتایا ہے۔ کہ فلاں شخص اتنی مدت کے اندر فلاں دن فلاں طریقہ سے قتل کیا جائے گا۔ اور اسکا قاتل پکڑا نہ جائے گا۔ اور ایک اور شخص بھی جو اس پہلے شخص کا مثیل اور جانشین ہوگا مارا جائے گا۔ چنانچہ نہ صرف میں اس کا گواہ ہوں۔ بلکہ لاکھوں اور انسان بھی۔ کیونکہ یہ اعلان بذریعہ اشتہارات وکتب قریباً ساری دنیا میں شائع کر دیا گیا تھا۔ پھر جیسا کہ بتایا گیا تھا۔ اسی طرح ہوا۔ ہم نے ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے دن پہلے شخص کو ہلاک ہوتے۔ اور تیس سال کے بعد دوسرے شخص کو مارے جاتے دیکھا۔ اور یوں عالم الغیب خدا کے وجود پر شاہد ہو گئے۔

(۲) اسی طرح اس نبی نے ہم سے کہا کہ مجھے خدا نے اطلاع دی ہے کہ میرے ہاں ان ان صفات کا ایک بیٹا پیدا ہوگا۔ جو میرے ہی تخم سے نو سال کی میعاد میں بشیر اول کے بعد بلا توقف تولد ہوگا۔ اور آئندہ زمانہ میں میرا دوسرا خلیفہ بنے گا۔ اور اس وقت اس پر بڑے بڑے ابتلاء آئیں گے۔ لیکن وہ کامیاب ہوگا۔ اور یہ یہ کمالات اس میں ہوں گے۔ پھر میں نے ایک ایک حرف اس غیب کا اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ اور اس طرح عالم الغیب اور قادر خدا کی ہستی پر ایک گواہ بن گیا۔

(۳) پھر اس نے کہا کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے۔ کہ یہ قادیان کی بستی جس کی آبادی ہزار ڈیڑھ ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ میری برکت کی وجہ سے ایک عظیم الشان شہر بن جائے گی ہر ملک کے لوگ اور ہر جگہ کے مخالف یہاں آئیں گے۔ اور اس کی بہت ترقی ہوگی۔ ہزاروں زائرین یہاں آیا کریں گے اور یہ دریائے بیاس کی طرف بڑھتا چلا جائیگا۔ سو اس تیس سال کے مختصر زمانہ میں میں نے اس بات کو یہاں تک ملاحظہ کر لیا۔ کہ آبادی دس ہزار تک جا پہنچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور سالانہ جلسہ پر بجائے تین چار سو کے بڑھتے بڑھتے تیس ہزار سے زیادہ انسان شامل ہونے لگا۔ اور ہر طرح کی ترقی اور رزق کی برکات اور فتوحات چاروں طرف سے نازل ہو رہی ہیں۔ نئے محلوں مسجدوں طرح طرح کے مکانات تار ریل ٹیلیفون بجلی اور برقی کارخانوں اور اخبارات اور چھاپے خانوں نے ایک ایسا نمونہ اس پیشگوئی کی صداقت کا پیش کیا ہے کہ عقل حیران ہے۔ غیب کے بعد قبولیت دعا کے بھی تین نمونے ملاحظہ فرمائیے :-

۱- اس مقدس نبی نے ہم سے کہا کہ دبھوراد لینڈی کے ایک "بزرگ" نے اخبار چودھویں صدی میں میری نسبت بہت استہزا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس پر میری روح میں بددعا کے لئے حرکت پیدا کی۔ جس میں میرا دخل نہ تھا۔ چنانچہ وہ قبول ہو گئی۔ اس اعلان کے بعد دعا کے آثار اس "بزرگ" پر ظاہر ہونے لگے۔ جس نے خود اپنے قلم سے ان اثرات کا ذکر کیا۔ اور نہایت عاجزی سے معافی مانگی۔ اور لکھا کہ میں آسمانی بادشاہت کے سامنے آپ کے مقابلے میں اپنے آپ کو مجرم قرار دیتا ہوں لہٰذا مجھے معاف کیا جائے۔ چنانچہ معافی دی گئی۔ اور وہ عذاب کے نشانات دور ہو گئے۔

۲- ایک دفعہ اس نے کہا کہ دیکھو تمام بڑے بڑے مذاہب کا ایک جلسہ لاہور میں ہونے والا ہے۔ جہاں ان مذاہب کی صداقت کا پبلک مقابلہ ہوگا۔ میں وہاں اپنے مضمون میں اسلام کو پیش کروں گا۔ اور میرا مضمون سب پر غالب اور سب سے بالا رہیگا میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القا کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ سو میں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک آسمانی قوت میرے اندر پھونکدی گئی جس کی حرکت میں نے محسوس کی۔ اور میرے دوست جو اس وقت حاضر ہیں۔ جانتے ہیں۔ کہ میں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں لکھا۔ بلکہ جو کچھ لکھا قلم برداشتہ لکھا ہے۔ اس خاکسار راقم نے بھی یہ سب کچھ سنا اور ہزاروں اور انسانوں نے بھی۔ پھر یہ راقم اس جلسہ میں بھی موجود تھا۔ اور میں نے لوگوں کو اپنی زبانوں اور قلموں سے اس مضمون کو بالا اور غالب کہتے اور لکھتے سنا۔ اور دیکھا اور اس طرح قبولیت دعا اور قبولیت کی پیشگوئی کا گواہ بنکر میں ایک عالم الغیب قادر اور سمیع الدعا ہستی کے وجود کا شاہد بن گیا۔

۳- تیسرا عجیب نمونہ قبولیت دعا کا ایک طالب علم عبدالکریم نامی تھا جسے دیوانہ کتے نے کاٹا تھا۔ وہ کسولی بھیجا گیا۔ اور جب علاج کرا کر واپس قادیان آیا۔ تو باوجود علاج کے پھر اس کو ہڑک اور دیوانگی کی علامات ظاہر ہو گئیں۔ کسولی والوں نے اطلاع دینے پر تار دیا کہ افسوس اب اس کے لئے کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ لاعلاج ہے۔ مگر اس نبی نے اپنے رحم کے جوش میں عبدالکریم کے لئے دعا کی۔ اور وہ بالکل اچھا ہو گیا۔ میں نے اس شخص کو دیوانگی کی حالت میں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور پھر تندرست بھی دیکھا اور اس کے سالہا سال کے بعد بھی اسے زندہ دیکھا۔ اور میں اس بات کا گواہ ہوں کہ یہ دعا ایک مردہ کو زندہ کرنے سے کم نہ تھی۔ اور خدا کے وجود پر ایک ایسی شہادت تھی جس کی تردید نہیں ہو سکتی۔

خاکسار نے عدم گنجائش کی وجہ سے یہاں تین مختصر نمونے پیش کئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں نے اور میرے ساتھ ایک جماعت کثیر نے ایسے صدہا نشانات دیکھے ہیں۔ جن سے ہم اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی بکثرت صفات کے گواہ بن گئے ہیں۔ اور نہ صرف ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ وہ ہے بلکہ یہ بھی واضح ہو گیا۔ کہ وہ غالب ہے۔ وہ حکیم ہے۔ وہ رحیم ہے۔ وہ ذوانتقام ہے۔ وہ مجیب ہے۔ وہ حفیظ ہے۔ وہ سمیع ہے۔ وہ ناصر ہے وہ شافی ہے۔ وہ تواب ہے وہ غفار ہے وہ ستار ہے وہ جبار ہے وہ وھاب ہے وہ خالق ہے وہ مالک ہے اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ غرض جو جو صفات ہم خدا کے متعلق لوگوں کے منہ سے سنا کرتے تھے وہ سب کی سب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ فالحمد للہ علی ذالک

براہ راست گفتگو کی شہادت

ساتویں شہادت روحانی اور براہ راست گفتگو کی ہے۔ جس میں خود لفظی کلام سنکر بندہ ایمانیات سے نکلکر مشاہدہ کے حدود کے اندر آجاتا ہے یہ باتیں مخفی اور ذوقی ہیں۔ مگر اس زمانہ میں ہم میں سے اکثر اس کے گواہ ہیں۔ اور بطفیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری جماعت نے یہ چاشنی جو دراصل انبیاء علیہم السلام کے لئے مخصوص ہے خود چکھی۔ تاکہ ہم نبی کی صداقت اور خدا کے کلام پر گواہ ٹھہرائے جاسکیں۔ اس لئے مجبوراً اور اکراہاً مضمون کو پورا کرنے کے لئے میں بطور نمونہ اپنی شہادت اس بارہ میں دیتا ہوں۔ واعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

۱- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رمضان کے روزے رکھنے کی وجہ سے میں بہت کمزور اور بیمار ہو گیا۔ مگر ترک کرنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ آخر ایک دن سحری کے وقت یہ کلام اللہ تعالیٰ نے زبان پر جاری کیا۔ قولٌ معروفٌ ومغفرۃٌ خیرٌ من صدقۃٍ تتبعھا اذیً اور ساتھ ہی یہ نئے معنے اس آیت کے دل میں القاء ہوئے کہ چشم پوشی اور نیک بات اس روزوں والی نیکی سے بہتر ہے۔ جس کے نتیجہ میں تم بیمار ہو گئے ہو۔

۲- اسی طرح ایک دفعہ میں خدا تعالیٰ کے متعلق کچھ عقلی دلائل سوچ رہا تھا کہ یہ الفاظ نازل ہوئے۔
"میں نے خدا کو نشانوں سے پہچانا نہ کہ عقل سے"

۳- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سفر میں نماز چاشت کے اندر یہ شعر زبان پر القا ہوا۔ ؎

حسن و خوبی دلبری بر تو تمام
صحبتے بعد از لقائے تو حرام

جس کے ساتھ یہ مفہوم بھی تھا۔ کہ معشوق میں صرف حسن و احسان ہی نہیں۔ بلکہ ایک تیسری صفت دلبری کی بھی ہو تو کامل معشوق بنتا ہے۔ اور عشق کی تکمیل ہوتی ہے یعنی علاوہ حسن و احسان کے وہ خود چاہے کہ میں فلاں کو اپنے پر عاشق کروں۔ ورنہ صرف حسن و احسان تو ہر مخلوق کے لئے عام ہے۔

علاوہ لفظی الہام کے اور بھی بعض کیفیات روحانی ہوتی ہیں۔ مگر وہ بیان میں نہیں آسکتیں۔

غرض میں نے اپنی طرف سے نہایت اختصار کے ساتھ ساتوں قسم کی شہادتیں اللہ تعالیٰ کے وجود پر ادا کر دی ہیں۔ شائد خدا اسے کسی کے لئے مفید بنائے۔ اور مجھے گمراہی سے بچائے۔ اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

احمدیہ ہوسٹل میں طلباء کا داخلہ

اب چونکہ لاہور میں تمام کالجوں کا داخلہ شروع ہو رہا ہے۔ اور ایک کافی تعداد میں احمدی نوجوان لاہور کے مختلف کالجوں میں داخل ہونگے احمدی طلباء کی سہولت کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک ہوسٹل کا انتظام کیا ہوا ہے۔ جو کہ کوٹھی نمبر ۷ ایمپرس روڈ پر واقع ہے تمام احمدی طلباء کے سرپرستوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخل کرائیں ہوسٹل ہذا میں ہر طرح کا آرام اور سلسلہ کی واقفیت کی تمام چیزیں مہیا ہیں ؛

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ بہاء اللہ صاحب ایرانی کا دعویٰ الوہیت اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی غلط بیانی

مولوی ثناء اللہ صاحب کا غلط دعویٰ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں "قادیانیوں، بہائیوں اور اہلحدیث میں یہ مسئلہ عرصے سے زیر بحث چلا آرہا ہے۔ کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کا دعویٰ کیا تھا۔ قادیانی چونکہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ رسالت کا ذبہ کا مدعی تیئیس سال تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ان کے اس دعویٰ کے معارضے میں شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت پیش کر کے کہا جاتا تھا کہ وہ دعویٰ نبوت کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے تھے۔ اس کے جواب میں قادیانیوں نے یہ بات نکالی کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی رسالت نہ تھے بلکہ مدعی الوہیت تھے۔ اس کے خلاف ہماری رائے شروع سے یہی ہے کہ شیخ موصوف مدعی رسالت تھے۔"

(اہل حدیث ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء)

بلاشبہ جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ نبوت کا ذبہ کا مدعی تیئیس سال تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ قرآن مجید کی آیت ولو تقول علینا بعض الاقاویل میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اہل سنت کی کتب عقائد میں یہی عقیدہ بتصریح مذکور ہے۔ آج تک کے واقعات عالم اسی کی شہادت دیتے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اس دعویٰ کو مانتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھ چکے ہیں

(الف) "نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے واقعات گزشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے۔"

(ب) "دعویٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہوگا۔" (مقدمہ تفسیر ثنائی ص۱۷)

پس جس بات کا دعویٰ جماعت احمدیہ کو ہے وہ تو مسلم ہے۔ "واقعات گزشتہ" سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ قانون الٰہی قانون ہے مولوی ثناء اللہ صاحب ہوں یا کوئی اور مخالف ہو اسے اس قانون کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔ اور یقیناً اس قانون کے رو سے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے رسالہ "بہاء اللہ اور مرزا" میں لکھا ہے۔

"مرزا صاحب نے خود اور احمدیہ جماعت نے بعد ازاں مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کے اثبات میں یہ دلیل پیش کی کہ کوئی شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے ۲۳ سال تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ مرزا صاحب بعد دعویٰ ۲۳ سال تک زندہ رہے۔ ثابت ہوا کہ آپ سچے تھے۔"

مدعی نبوت کاذبہ اور مولوی ثناء اللہ

کس قدر واضح اور بین دلیل ہے۔ دنیا پر ہزار دں برس گذر ے مگر اس دلیل کے خلاف کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ مخالفین احمدیت بھی تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت غیر تشریعی کا دعویٰ فرمایا اور تیئیس سال سے بھی زیادہ عرصہ تک زندہ رہے۔ لہذا اب ان کے لئے حضور کی صداقت سے انکار کی گنجائش نہیں۔ وہ صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قانون غلط ہے لیکن قرآن مجید تورات، مسلمات ائمہ اسلام اور تاریخ اس قانون کی صحت پر دلالت کر رہے ہیں۔ اس لئے سعادت مند ہدایت پا گئے اور پا رہے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کے مطابق شیخ بہاء اللہ صاحب ایرانی کی پناہ لی۔ اور ان کو خواہ مخواہ مدعی نبوت کاذبہ بنا کر چالیس سال تک مہلت پانے والا بیان کرنا شروع کر دیا۔ اہل حدیث کے مندرجہ بالا اقتباس میں انہوں نے لکھا ہے:۔

"وہ (بہاء اللہ) دعویٰ نبوت کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے۔"

مولوی صاحب کا یہ بیان غلط، خلاف واقع اور حقیقت سے دور ہونے کے علاوہ مولوی صاحب کے خلاف کاری حربہ ہے۔ جب کہ مولوی صاحب لکھ چکے ہیں کہ "کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے" نیز "دعویٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائیگا ہلاک ہوگا۔" تو اب دو ہی صورتیں ہیں۔ (۱) یا تو مولوی صاحب بہاء اللہ کو سچا نبی مانیں کیونکہ وہ جان سے مارا نہیں گیا۔ اس نے بقول مولوی صاحب چالیس سال تک مہلت پائی۔ (۲) یا مولوی صاحب اپنے تازہ بیان یعنی بہاء اللہ کے مدعی نبوت ہونے کو باطل اور غلط تسلیم کریں۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تیئیس سالہ مہلت والی دلیل کے مقابلہ میں کوئی اور جاہل غیر احمدی بہاء اللہ کو مدعی نبوت قرار دیکر پیش کرے تو وہ اور بات ہے مگر تفسیر ثنائی لکھنے والا ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ اگر یہ درست ہے کہ بہاء اللہ نے دعویٰ نبوت کیا اور پھر چالیس سال تک زندہ رہا تو مقدمہ تفسیر ثنائی کی وہ دلیل باطل ہو جائے گی جو چوتھے نمبر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے پیش کی جا چکی ہے اور ماننا پڑے گا۔ کہ معاذ اللہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ۲۳ سال تک زندہ رہنا دلیل صداقت نہیں کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اب بہاء اللہ ایرانی کو بطور معارضہ پیش کرتے ہیں۔ درحقیقت مولوی صاحب کا یہ طریق عمل پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کٹانے کی بدترین مثال ہے۔

بہاء اللہ نے کیا دعویٰ کیا

ہمارا دعویٰ ہے اور پوری تحقیق اور کامل چھان بین پر مبنی دعویٰ ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی نے ہرگز ہرگز دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ جو شخص اس کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرتا ہے وہ یا تو بہائی لٹریچر سے جاہل محض ہے یا مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح صاحب غرض ہے۔ کیونکہ اس کے پاس احمدیوں کی پیش کردہ دلیل کا کوئی جواب نہیں اس لئے مجبوراً یہی کہنا جائے گا۔ کہ بہاء اللہ نے دعویٰ نبوت کیا اور چالیس سال تک زندہ رہا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ بہاء اللہ نے الوہیت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور بہائی لوگ اس کو خدا مانتے ہیں۔ ہمارے دعویٰ کے دونو جزو ثابت و متحقق ہیں۔ خود بہائی لکھتے ہیں:۔

"اہل بہاء نے کبھی نہیں کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور موعود کل انبیاء (بہاء اللہ) نبی یا رسول ہے۔ بلکہ اس کا ظہور مستقل خدائی ظہور ہے" (کوکب ہند دہلی ۲۴ جون ۱۹۲۸ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی لکھا ہے:۔

(الف) "انہوں (اہل بہاء) نے نبوت سے اوپر خدا کے نیچے ایک درجہ غیر معلوم تجویز کیا جو قابل لحاظ ہے"

(ب) "ہاں ہم مانتے ہیں کہ بہاء اللہ کی بعض عبارتوں سے لزوم دعویٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الوہیت ہوتا ہے"۔

رسالہ بہاء اللہ صفحہ ۲۱، ۲۵

مولوی ثناء اللہ کو چیلنج

ہمارا کھلا چیلنج ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بہاء اللہ کی کسی تحریر سے ثابت کریں۔ کہ اس نے دعویٰ نبوت کیا ہے وہ اور تمام بہائی لوگ تو خاتم النبیین کے وہی معنے کرتے ہیں۔ جو غیر احمدی کرتے ہیں۔ یعنی انبیاء بند ہو گئے ہیں کسی قسم کا نبی تشریعی و غیر تشریعی نہیں آئے گا۔ اسی لئے بہاء اللہ نے کبھی نہیں کہا۔ کہ میں نبی ہوں اور نہ ہی اہل بہاء کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ بہاء اللہ نبی تھے۔ یہ محض مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایجاد ہے۔ بہاء اللہ نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ مجھ پر اسلامی اصطلاح کے مطابق الہام نازل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی بہائیوں کے نزدیک ان کی کتاب ان معنوں میں الہامی کتاب ہے۔ بہاء اللہ کا نوشتہ اور گفتہ ہی الہام ہے وحی ہے۔ کیونکہ وہ خود خدا تھا۔ اس کو سجدہ کیا جاتا تھا۔ اس کی قبر بہائیوں کا قبلہ ہے۔ اس پر سجدہ کرتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی کمال سادگی ہے۔ کہ کتاب الاقدس میں "یا رسول یذکرک مالک الوجود" سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ گویا خدا بہاء اللہ کو مخاطب کر رہا ہے۔ اور اسے رسول کہہ رہا ہے۔ (رسالہ بہاء اللہ صفحہ ۲۴) ہرگز نہیں بلکہ یہ تو خود بہاء اللہ کا قول ہے۔ وہ اپنے اتباع میں سے کسی ایک کو مخاطب کر رہا ہے۔ اپنے آپ کو مالک الوجود اور اس مرید کو رسول کہہ رہا ہے بعینہٖ اسی طرح جس طرح نصاریٰ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق مانتے ہیں وہ مسیح علیہ السلام کو مالک الوجود اور متی۔ مرقس۔ یوحنا۔ پطرس وغیرہم کو رسول کہتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب سخت غلطی خوردہ ہیں۔ انہوں نے بہائی تحریک کو سمجھا ہی نہیں۔ ورنہ وہ اس قسم کی ٹھوکر نہ کھاتے۔

بہائی بہاء اللہ کو کیا سمجھتے ہیں

رسالہ "بہائی میگزین" ماہ مئی میں کسی نئے بہائی نے شیخ بہاء اللہ کو "پیغمبر وقت" لکھ دیا۔ بس مولوی صاحب اسی پر خوش ہو گئے۔ حالانکہ اس طرح کے کلمات گاندھی جی اور سر محمد اقبال وغیرہما کے حق میں بھی بارہا بولے گئے ہیں۔ یہ عام لفظ مصلحین کے لئے بھی لوگ استعمال کرتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس جگہ مولوی صاحب کی غلط فہمی کا ازالہ کر دوں۔ کہ جب ہم کسی کو مدعیٔ الوہیت کہتے ہیں۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ شخص اپنی انسانیت کا یا اس کے پیرو اس کے انسان ہونے کے منکر ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ایسا خیال سخت نامعقول ہے۔ ہمارے نزدیک بہاء اللہ کا دعوے اسی رنگ میں الوہیت کا ہے۔ جس طرح عیسائی حضرت مسیح کو خدا مانتے ہیں۔ عیسائی مسیح کو کامل خدا اور کامل انسان مانتے ہیں۔ بہائی بہاء اللہ کو کامل خدا اور کامل انسان مانتے ہیں۔ خود بہاء اللہ نے لکھا ہے۔ کہ پہلے وہ (خدا) ابن کی شکل میں آیا۔ اب اَب (باپ) اقنوم اول خود آیا ہے۔ قصر والی حدیث کا ذکر کرتے ہوئے بہائی رسالہ لکھتا ہے:۔

"قصرِ نبوت کے مکمل ہو جانے پر اس میں اب کسی اینٹ کی گنجائش نہیں لیکن مالکِ قصر کے جلوہ افروز ہونے کی تو گنجائش ہے" (کوکب ہند ۲۸ ۲۴)

بہاء اللہ کی عبارت میں اس کی انسانیت کا ذکر دیکھ کر ٹھوکر کھانا ایسا ہی ہے جیسا عیسائیوں کی تحریرات میں حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے ابن آدم کا لفظ دیکھ کر یہ سمجھ لینا۔ کہ عیسائی چونکہ ان کو ابنِ آدم مانتے ہیں۔ اس لئے وہ ان کو خدا نہیں مانتے۔ عیسائی مسیح کو "بھیجا ہوا" یعنی رسول بھی کہتے ہیں۔ اور اس کی الوہیت کے بھی اقراری ہیں۔ اسی طرح بہائی بہاء اللہ کو اِلٰہ گردانتے ہیں۔ پس اگر کسی بہائی نے بہاء اللہ کو پیغمبر وقت لکھ دیا۔ تو اس سے بہاء اللہ کے دعویٰ الوہیت کی نفی نہیں ہو جاتی۔ مولوی صاحب کا اس پر خوش ہونا ان کی ناواقفیت کی دلیل ہے۔

بہاء اللہ اپنے آپکو کیا سمجھتا تھا

بھلا کسی کو مدعی نبوت ثابت کرنے کا یہی طریق ہے۔ کہ کسی نے اس کو "پیغمبر وقت" کہہ دیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا فرض ہے۔ کہ بہاء اللہ کا دعوے اس کی تحریر سے دکھائیں کہ میں نبی ہوں۔ وہ تو نبوت کو ختم اور سلسلۂ انبیاء کو بند مان کر اپنے آپ کو "مقصود المرسلین" اور لا الٰہ الا انا المسجون الفرید قرار دیتا ہے۔

غرض بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت ثابت نہیں۔ اس لئے اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی واضح دلیل ۲۳ سالہ مہلت کے مقابلہ پر بطور معارضہ پیش کرنا سراسر باطل ہے۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

قابل تقلید نمونہ

سید محمد حسین شاہ صاحب قانونگو بردملی نے اپنی نعش قادیان پہنچانے کے لئے یکصد روپیہ پیشگی داخل خزانہ کر دیا ہے۔ ہر موصی کو اپنی جائداد کا حصہ اپنی زندگی میں خود ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ورثاء کے رحم پر نہیں رہنا چاہیئے۔ اگر نعش لانے کا خرچ یکصد روپیہ بھی داخل خزانہ کر دیا جائے تو انجمن اپنے انتظام کے ماتحت ایسے موصی کی نعش لائیگی۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

سُنئے

موت کے بعد اگر نئی زندگی چاہتے ہو

یا زندگی میں زندگی کا لطف اُٹھانے کا شوق ہو

تو

ویٹلک برقی آلہ نامردی استعمال کریں!

جسکے

مُفصل حالات اور ڈاکٹر صاحبان کی آراء کا مجموعہ بذریعہ کارڈ طلب فرمائیں

گرین لینڈ کمپنی۔ کوٹھی ۳۹ میکلوڈ روڈ۔ بیرون قلعہ گوجر سنگھ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

۹ رجون کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدئے جائینگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ رمئی لغایت ۲۰ رجون ۳۶ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۸ رجون ۳۶ء تک قیمت یا کم سے کم کوئی اطلاع قیمت کی ادائیگی کے متعلق دفتر ہذا میں موصول نہ ہوئی۔ تو ۹ رجون کو ان کے نام وی پی ارسال کئے جائیں گے۔ احباب براہ مہربانی تکلیف اٹھا کر بھی وی پی وصول کریں اور واپس کر کے اپنے سلسلہ کے آرگن الفضل کو نقصان نہ پہنچائیں وی پی واپس کر دینے کی صورت میں اخبار بند کر دیا جائے گا۔ (مینیجر)

نمبر خریداری — نام

۱۳۶ میاں محمد شریف صاحب
۱۴۵ ایم ایم کریم بخش صاحب
۱۷۷ ڈاکٹر احمد حسین شاہ صاحب
۲۸۶ مولوی غلام علی صاحب
۳۷۷ محمد امیر صاحب
۵۰۹ شیخ محمد حسین صاحب
۷۱۴ سید فخر الاسلام صاحب
۸۷۰ مولوی نیاز محمد صاحب
۱۲۷۸ اللہ رکھا کرم الٰہی صاحب
۱۴۳۶ ایم محمد رفیع صاحب
۲۳۴۳ حکیم عبدالرحمٰن صاحب
۱۷۱۷ چوہدری بشارت علی خانصاحب
۲۱۷۲ رحیم اللہ صاحب
۲۷۰۸ خان بہادر محمد دلاور خان صاحب
۲۷۳۰ میراں بخش صاحب
۲۸۶۲ سلطان سرخرو صاحب
۳۷۴۳ ہدایت اللہ صاحب
۳۵۹۶ مظفر الدین صاحب
۳۷۳۵ بابو اللہ جوایا صاحب ظہور احمد صاحب
۳۷۷۹ بابو محمد آمین صاحب
۴۷۱۴ محمد اقبال حسین صاحب
۴۴۵۰ منشی محمد عبداللہ صاحب
۴۶۶۹ سید غلام رسول صاحب
۴۷۱۰ غلام الٰہی صاحب
۴۸۸۵ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۳۱۶ خلیل شاہ صاحب

۵۳۳۰ چوہدری سردار خانصاحب
۵۵۵۹ برکت علی صاحب
۵۶۱۴ عبدالمجید خان صاحب
۵۶۲۵ ماسٹر محمد عمر صاحب
۵۶۴۹ منشی اللہ دتہ صاحب
۶۲۱۴ عبدالغفور صاحب
۶۳۸۲ غلام حیدر صاحب
۶۹۰۳ اے ایچ سلیم صاحب
۶۹۶۱ بشارت احمد صاحب
۶۹۶۲ نذیر حسین صاحب
۷۱۳۲ رشید احمد خانصاحب
۷۱۵۰ چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۲۱۴ محمد عبدالسمیع صاحب
۷۳۲۹ آنریبل خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب
۷۵۶۲ ماسٹر محمد شفیع صاحب
۷۸۴۰ پیر عبدالعلی صاحب
۸۰۳۰ محمد عبدالعزیز صاحب
۸۱۵۰ منشی غلام محمد صاحب
۸۳۴۲ منیجر احمدیہ فری [illegible]
۸۴۷۲ ملک کرم الٰہی صاحب
۸۵۳۴ نصر اللہ خان صاحب
۸۷۲ بابو محمد منیر صاحب
۸۷۶۴ رکن الدین صاحب
۸۹۹۴ سید محبوب عالم صاحب
۹۰۷۷ سید حسام الدین صاحب
۹۱۰۳ فیض محمد صاحب
۹۱۰۴ عنایت اللہ صاحب
۹۱۵۸ سیٹھ خیر الدین صاحب

۹۱۶۰ محمد اسحٰق صاحب
۹۲۱۲ ایم اے سبحان صاحب
۹۲۷۳ بشیر محمد صاحب
۹۳۱۵ ملک غلام محمد صاحب
۹۳۳۶ چوہدری عبدالحی صاحب
۹۳۵۰ شکر الٰہی صاحب
۹۵۳۴ راجہ نواز خان صاحب
۹۶۰۹ محمود احمد ناصر صاحب
۹۶۲۲ لفٹنٹ ہادی علی خانصاحب
۹۶۸۷ ایم ایچ احمدی
۹۷۰۹ خان ظفر الحق خانصاحب
۹۷۷۶ حکیم محمد عمر صاحب
۹۹۳۸ لعل محمد صاحب
۹۹۴۴ چوہدری خان صاحب
۱۰۰۰۵ چوہدری بشیر محمد صاحب
۱۰۰۱۴ مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۶۵ جناب حسن خانصاحب
۱۰۰۷۵ شیخ مختار نبی صاحب
۱۰۱۶۲ عبدالکریم صاحب
۱۰۱۶۷ منشی گل محمد صاحب
۱۰۱۷۷ پریذیڈنٹ صاحب
۱۰۲۴۹ ایم یعقوب خانصاحب
۱۰۲۵۱ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۲۶۷ شیخ اللہ بخش صاحب
۱۰۲۸۹ غلام مولا خادم صاحب
۱۰۳۱۱ نواب الدین صاحب
۱۰۳۳۵ ایم محمد عمر صاحب
۱۰۳۴۰ چوہدری غلام حیدر صاحب
۱۰۳۵۱ صوفی ایم بشیر احمد صاحب

۱۰۳۷۰ مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۳۷۶ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۴۹۷ امیر عبدالسلام صاحب
۱۰۵۱۵ محمد عبدالحفیظ صاحب
۱۰۵۹۱ ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۶۱۳ مرزا غلام قادر صاحب
۱۰۶۴۴ قاضی ظہور اللہ صاحب
۱۰۶۴۵ افسر انچارج پولیٹیکل
۱۰۶۵۹ غلام محمد صاحب
۱۰۶۶۹ محمد سعید صاحب
۱۰۶۸۴ انیشنل شوز سٹور
۱۰۷۷۵ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۴ دی احمدیہ گرلز سکول
۱۰۸۵۴ قاضی محمد عطاء اللہ صاحب
۱۰۸۵۸ خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۰۸۷۵ محمد شریف صاحب
۱۰۸۸۵ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب طالب علم
۱۰۹۳۷ سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۳ بی اے چغتائی صاحب
۱۰۹۴۴ چوہدری برکت علی صاحب
۱۱۰۰۰ حاجی اللہ بخش صاحب
۱۱۰۳۱ ڈاکٹر اے ایس صوفی صاحب
۱۱۰۵۵ چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۰۶۳ اے دی پال صاحب
۱۱۰۷۱ چوہدری مولا بخش صاحب
۱۱۱۶۶ قادر بخش صاحب
۱۱۲۱۷ سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۱۳۸۰ محمد یوسف صاحب
۱۱۳۹۵ چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۱۴۳۴ فتح محمد صاحب
۱۱۵۰۸ اے حی صاحب
۱۱۵۱۱ محمد علی خان صاحب
۱۱۶۱۸ مرزا برکت علی صاحب
۱۱۶۲۹ منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۶۸۲ مولوی عبدالماجد صاحب
۱۱۶۹۸ محمد بخش صاحب
۱۱۷۰۳ ملک احمد خان صاحب
۱۱۷۰۷ مولوی عبدالحی صاحب
۱۱۷۱۵ چوہدری نصیر احمد صاحب
۱۱۷۳۵ شیخ عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۷۹۲ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۸۴۳ محمد صادق صاحب

۱۱۸۶۷ میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۸۸۸ ڈائریکٹر انفارمیشن
۱۱۹۰۱ چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۱۹۹۱ چوہدری محمد یوسف صاحب
۱۲۰۱۱ چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۰۲۱ مولوی عبدالقادر صاحب
۱۲۰۲۸ بابو عمر الدین خان صاحب
۱۲۰۳۶ شمس الدین صاحب
۱۲۰۶۰ محمد اسحٰق صاحب
۱۲۰۸۶ فقیر احمد خان صاحب
۱۲۱۳۷ اے آر محمد صاحب
۱۲۱۴۷ شیخ انعام اللہ صاحب
۱۲۱۶۲ مالک رام صاحب
۱۲۱۸۵ مہتاب الدین صاحب
۱۲۱۸۷ شیخ مبارک احمد صاحب
۱۲۲۰۸ مرزا رحیم بیگ صاحب
۱۲۲۱۰ چوہدری پیر محمد صاحب
۱۲۲۴۳ سید عبدالرحیم صاحب
۱۲۲۴۹ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۲۵۵ محمد شفیع صاحب
۱۲۲۵۶ شیخ ظہیر الدین صاحب
۱۲۲۵۸ محمد حسین صاحب
۱۲۳۲۹ ڈاکٹر سعید احمد صاحب
۱۲۳۳۰ سید عبدالرشید صاحب
۱۲۳۵۶ عبدالحفیظ صاحب
۱۲۳۶۴ مولوی عبدالکریم صاحب
۱۲۳۷۰ صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۶۶ ڈاکٹر سردار بخش صاحب
۱۲۴۷۶ سید مزمل حسین شاہ صاحب
۱۲۴۹۳ چوہدری عصمت اللہ خان صاحب
۱۲۵۰۹ سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۲۵۱۱ سردار احمد صاحب
۱۲۵۱۴ شیخ عالمگیر صاحب
۱۲۵۲۹ چوہدری فتح محمد صاحب

۱۲۵۳۰ چوہدری مبارک احمد صاحب
۱۲۵۳۵ بابو غلام مصطفیٰ صاحب
۱۲۵۳۷ ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۵۴۴ عزیز محمد صاحب
۱۲۵۵۰ عبدالحق صاحب
۱۲۵۶۴ ماسٹر محمد مستقیم صاحب
۱۲۵۷۲ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۲۵۷۶ ایم اے غنی صاحب
۱۲۵۸۳ ایس ادی کمپنی
۱۲۵۸۵ منشی محمد ابراہیم صاحب
۱۲۵۹۱ مرزا عنایت بیگ صاحب
۱۲۶۲۳ محمد شریف صاحب
۱۲۶۵۱ محمد اقبال صاحب
۱۲۶۷۸ ایم اے ڈبلیو خانصاحب
۱۲۶۷۹ محمد یوسف خانصاحب
۱۲۶۸۱ اے ایف صاحب
۱۲۶۸۷ بابو محمد عبداللہ صاحب
۱۲۷۰۰ مستری محمد افضل صاحب
۱۲۷۰۲ سید غلام ثقلین صاحب
۱۲۷۰۷ اللہ دتہ صاحب
۱۲۷۰۸ محمد علی صاحب
۱۲۷۱۲ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۷۲۱ محمد الدین صاحب
۱۲۷۲۲ محمد عبید اللہ خانصاحب
۱۲۷۲۶ شیخ عبدالحمید صاحب
۱۲۷۳۷ مرزا عطاء اللہ صاحب
۱۲۷۴۴ مولوی محب الرحمٰن صاحب
۱۲۷۵۷ ملک خدا بخش صاحب
۱۲۷۶۲ راجہ محمود احمد صاحب
۱۲۷۶۴ شیخ عزیز الدین صاحب
۱۲۷۸۰ چوہدری سعد اللہ خانصاحب
۱۲۷۹۱ چوہدری غلام حیدر صاحب
۱۲۸۱۸ مرزا منور احمد صاحب
۱۲۸۳۴ عبدالرشید صاحب
۱۲۸۴۹ خیر مہدی صاحب

دھوکہ سے بچو
اصلی مال خریدو
جوہر عشبہ چوب چینی
رجسٹری شدہ
خون صاف کرنے کی مشہور دوا ہے!
دواخانہ حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی
زبدۃ الحکماء موچی دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۸ء سے ۱۶ جولائی ۱۹۳۸ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۷ جولائی تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہونچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔

قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

منافعہ پر روپیہ لگانے کا محفوظ اور نادر موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو تجارتی اغراض کے لئے کچھ روپے کی فوری ضرورت ہے۔ جس میں منافعہ بفضل خدا یقینی ہے۔ اس لئے ان تمام دوستوں کو جو منافعہ پر روپیہ لگانے کے خواہشمند ہوں۔ یا جن کا روپیہ بینکوں میں رکھا ہو۔ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ صدر انجمن ان تمام رقوم کے لئے جو اس اعلان کے ماتحت بطور قرض دی جائیں گی۔ ایسی جائداد روپیہ دینے والے اصحاب کے نام رہن کر دے گی جس سے بصورت کرایہ یا لگان ان کو آٹھ فیصدی سالانہ کے قریب منافعہ ملتا رہے گا۔ جائیداد کا انتظام اور وصولی کرایہ یا لگان وغیرہ بھی بذمہ صدر انجمن رہیگا اور اس بارے میں روپیہ لگانے والے اصحاب کو کوئی اور محنت یا روپیہ صرف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کرایہ یا لگان ماہوار یا ششماہی جیسا کہ ان کو پسند ہو۔ صدر انجمن احمدیہ خود ان کو ادا کیا کرے گی۔ تمام روپیہ بغرض ادخال امانت ناظم جائیداد بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔ اور ترسیل زر کی اطلاع مجھے بھی دیدی جائے

265

(ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے

کہ بطور ہمدردی تمام ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دے کہ اگر آپ خود یا آپ کا کوئی دوست یا کوئی رشتہ دار کسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہے۔ تو ہمارے بزرگ محترم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی علامہ مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی مجرب ادویات استعمال کریں۔ جن کو ہم نے ان کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت تیار کیا ہے۔ نیز ہر قسم کے امراض میں آپ لوگ ہم سے مشورہ طلب کر سکتے ہیں۔ بحمد اللہ یہ دواخانہ رحمانی سنہ ۱۹۱۰ء سے حضرت علامہ ممدوح کی اجازت و مشورہ سے قائم شدہ ہے۔ اور ان دنوں بسرپرستی و نگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نہایت خوبی سے کام کر رہا ہے۔ اور اس کی تیار کردہ ادویہ سو فیصدی فائدہ بخشتی ہیں۔ ⅓ کا ٹکٹ بھیجکر فہرست مفت طلب کریں۔ نیز جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ ان کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کیلئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خرید کرنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ دیجائیگی۔ پتہ:- عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

- ۱۲۸۶۷ - ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
- ۱۲۸۶۸ - ماسٹر محمد طفیل صاحب
- ۱۲۸۷۲ - فضل حق صاحب
- ۱۲۸۷۹ - محمد الیاس الدین صاحب
- ۱۲۸۹۴ - ظفر حسن مولا بخش صاحب
- ۱۲۸۹۷ - ملک فضل خالق صاحب
- ۱۲۹۰۰ - نواب عبدالرحمٰن خان صاحب
- ۱۲۹۰۴ - قریشی احمد زمان صاحب
- ۱۲۹۲۰ - ملک غلام نبی صاحب
- ۱۲۹۲۸ - رائے رحمٰن صاحب
- ۱۲۹۳۷ - ڈاکٹر نواب احمد صاحب
- ۱۲۹۵۲ - برکت اللہ صاحب
- ۱۲۹۵۵ - ماسٹر اللہ بخش صاحب
- ۱۲۹۶۷ - رحمت علی صاحب
- ۱۲۹۹۲ - چوہدری خیر محمد صاحب
- ۱۳۰۰۴ - پیر بشیر احمد صاحب
- ۱۳۰۱۳ - نصیر الحق صاحب
- ۱۳۰۳۴ - بیگم ڈاکٹر شفیع احمد صاحب
- ۱۳۰۴۰ - چوہدری مقبول احمد صاحب
- ۱۳۰۵۱ - چوہدری عبدالغفور صاحب
- ۱۳۰۵۹ - حافظ محمد اسحاق صاحب
- ۱۳۰۷۱ - مرزا بشیر احمد صاحب
- ۱۳۰۸۰ - سید محمد عقیل صاحب
- ۱۴۰۲۲ - حافظ طیب اللہ صاحب
- ۱۴۰۲۴ - عبدالحفیظ صاحب
- ۱۴۰۲۹ - ڈاکٹر فتح الدین صاحب
- ۱۴۰۳۲ - رفیق علی صاحب
- ۱۴۰۴۹ - عبدالحفیظ صاحب
- ۱۴۰۶۳ - مسز اللہ داد خان صاحب
- ۱۴۰۷۳ - خواجہ ظہور الدین صاحب
- ۱۴۰۸۸ - چوہدری محمد حسین صاحب
- ۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
- ۱۴۱۲۳ - چوہدری عبدالغنی صاحب
- ۱۴۱۲۴ - ایم۔ اے قادر صاحب
- ۱۴۱۳۵ - سیکرٹری تبلیغ سندھ
- ۱۴۱۴۲ - ملک عبدالحکیم صاحب
- ۱۴۱۴۶ - چوہدری نبی احمد صاحب
- ۱۴۱۴۹ - ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
- ۱۴۱۵۰ - خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب
- ۱۴۱۵۵ - فدا محمد صاحب
- ۱۴۱۶۴ - عبدالمجید خان صاحب
- ۱۴۱۶۹ - عبدالحق صاحب
- ۱۴۱۷۴ - ٹی۔ ڈی احمد صاحب
- ۱۴۱۷۶ - بیگم چوہدری سردار خان صاحب
- ۱۴۱۷۷ - شیخ محمد عبداللہ صاحب
- ۱۴۱۷۹ - بابو محمود احمد ناصر صاحب
- ۱۴۱۸۵ - سردار نظام الدین صاحب
- ۱۴۱۸۶ - ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب
- ۱۴۱۸۹ - امیر صاحب چکووی
- ۱۴۱۹۰ - مولوی عبدالجبار صاحب
- ۱۴۱۹۵ - عبدالحق صاحب
- ۱۴۱۹۶ - این۔ ایم خان صاحب
- ۱۴۱۹۷ - مولوی کرم الدین صاحب
- ۱۴۲۰۰ - سید محی الدین صاحب
- ۱۴۲۱۱ - ملک میاں خان صاحب
- ۱۴۲۱۵ - محمد یوسف صاحب
- ۱۴۲۲۰ - شیخ عبدالحق صاحب
- ۱۴۲۳۳ - ڈاکٹر جی ڈی احمدی
- ۱۴۳۰۸ - سیکرٹری جماعت احمدیہ
- ۱۴۳۲۷ - میاں سراج الدین صاحب
- ۱۴۳۳۰ - سید محمد فضل الرحمٰن صاحب
- ۱۴۳۳۳ - سید محمد عبدالہادی صاحب
- ۱۴۳۳۷ - احمد علی صاحب
- ۱۴۳۴۴ - مستری محمد رمضان صاحب
- ۱۴۳۵۱ - سید محمد علی شاہ صاحب
- ۱۴۳۵۲ - بابو مختار احمد صاحب
- ۱۴۳۵۵ - چوہدری غلام رسول صاحب
- ۱۴۳۵۶ - برکت علی صاحب
- ۱۴۳۵۸ - شیخ منور احمد صاحب
- ۱۴۳۸۹ - چوہدری غلام رسول صاحب
- ۱۴۳۹۳ - قاضی منظور احمد صاحب
- ۱۴۳۹۶ - غلام احمد صاحب
- ۱۴۳۹۷ - محمد حسین صاحب
- ۱۴۳۹۸ - چوہدری محمد الدین صاحب
- ۱۴۴۰۲ - چوہدری محمد عبداللہ صاحب
- ۱۴۴۰۴ - دی جماعت احمدیہ
- ۱۴۴۱۲ - عبدالرؤف صاحب
- ۱۴۴۲۳ - محمد احمد خان صاحب
- ۱۴۴۲۶ - نبی بخش صاحب
- ۱۴۴۲۷ - سید مقبول احمد صاحب
- ۱۴۴۲۸ - مستری محمد الدین صاحب
- ۱۴۴۳۸ - میسور ممتاز فیکٹری
- ۱۴۴۴۰ - محمد بخش صاحب
- ۱۴۴۴۶ - محمد ثناء اللہ صاحب
- ۱۴۴۴۸ - بابو محمد حنیف صاحب
- ۱۴۴۵۰ - میاں ہنگا صاحب
- ۱۴۴۵۳ - سید عبدالرشید صاحب
- ۱۴۴۶۰ - چوہدری نذیر احمد صاحب
- ۱۴۴۶۹ - ایم اسماعیل صاحب
- ۱۴۴۷۵ - محمد شریف صاحب
- ۱۴۴۷۶ - سید محمد محسن صاحب
- ۱۴۴۷۷ - ماسٹر خیر الدین صاحب
- ۱۴۴۹۹ - غلام محی الدین صاحب

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر ہمیشہ **ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفا خانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر سہیل ولادت** منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اسکی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا لیا کریں۔

لاہور ۲۹ مئی۔ ضلع بجنور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ہولی کے تہوار کے موقعہ پر موضع موسنی پور میں نواحی دیہات کے ہندوؤں نے مسلح ہو کر یورش کی جس کے نتیجہ میں بہت سے افراد زخمی ہوئے۔ ۸ مسلمان زخمی ہو کر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پولیس نے فریقین کے خلاف ہولی کے مقدمات میں ضلع بجنور کی عدالتوں میں دائر کر دیئے ہیں جن کی پیروی جمیعتہ الانصار ضلع بجنور کر رہی ہے کانگرس کی طرف سے ہندو ملزموں کی امداد کی جا رہی ہے۔

شملہ ۳۰ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو اپنے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر لیتھویٹ کے ساتھ ۲۳ جون کو شملہ سے بمبئی روانہ ہونگے اور ۲۵ جون کو "کار تھیج" نامی جہاز کے ذریعہ عازم لنڈن ہونگے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اخبار کیتھلک ہیرلڈ نے ایک خبر شائع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سے روس میں بالشویک حکومت قائم ہوئی ہے۔ اس وقت سے اب تک ۲۸۰۰ پادری موت کے گھاٹ اتارے گئے ہیں اور ۱۵۰۰ پادری قید ہیں ان میں ۲۰ لاٹ پادری ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں ۵۰۰ پادری بے گار کے لئے سائبیریا بھیجے گئے تھے

ہانگ کانگ ۳۰ مئی۔ آج تیسری مرتبہ کینٹن پر جاپانی فضائی حملہ ہوا ہے۔ جس کے دوران میں ۲۰ بمبار طیاروں نے ۸۰ بم برسائے۔ جاپانی چاہتے تھے کہ سرکاری عمارتیں تباہ کر دیں مگر نشانے خطا گئے اور بمباری سے دوسری قریبی عمارتیں تباہ ہوگئیں اندازہ کیا جاتا ہے کہ ان تین فضائی حملوں کی وجہ سے اس وقت تک ۱۱۰۰ آدمی ہلاک اور ۱۶۰۰ کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔

شملہ ۳۰ حکومت ہند نے حکومت مدراس کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ملایا میں ہر قسم کی نقل مکانی اس وقت تک بند کر دی جائے جب تک کہ مزدوروں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی رسد اور طلب میں توازن قائم نہ ہو جائے۔ حکومت ملایا سے اس خواہش کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ ان تمام مزدوروں کو جو بے کار ہیں یا تخفیف شدہ اجرتوں پر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں مفت واپس بلایا جا سکتا ہے۔ یہ فیصلہ مزدوروں کی اجرتوں میں دس فیصدی تخفیف کے سلسلہ میں کیا گیا ہے جو یکم مئی سے کی گئی تھی۔ نیز اس لئے بھی کہ اس وقت ملایا میں ۶۰ ہزار سے زائد مزدور موجود ہیں۔

لاہور ۳۰ مئی۔ حکومت پنجاب انڈین ایکٹ کے ماتحت ایک اردو پمفلٹ "یادِ رفتگان" کو جسے رحمت اللہ بٹالہ نے تصنیف کیا اور محمد ابراہیم صدر مجلس احرار گورداسپور نے شائع کیا تھا ضبط کر لیا ہے علاوہ ازیں اسی بنا پر تمام ایسے کاغذات بھی ضبط شدہ قرار دیئے ہیں۔ جن میں مذکورہ پمفلٹ کی نقول اقتباسات اور تراجم موجود ہوں۔

لاہور ۳۰ مئی۔ آج لاہور ہائی کورٹ میں ٹریبیون ٹرسٹ کیس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ مسٹر جسٹس سکیمپ نے اپنے فیصلہ میں حکم دیا کہ پانچ ٹرسٹیوں میں سے پروفیسر رام جی ساہنی۔ رائے بہادر کنور سین اور لالہ جگن ناتھ اگروال کو ٹرسٹ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور باقی ماندہ دو ٹرسٹی راجہ نریندر ناتھ اور مسٹر منوہر لال تین خالی جگہوں کو پر کرنے کے لئے عدالت سے تین ناموں کی سفارش کریں نیز فریق اپنا اپنا خرچہ برداشت کریں۔ یہ دعویٰ پروفیسر رچی رام ساہنی نے باقی ماندہ ٹرسٹیوں کے خلاف بد انتظامی اور روپیہ کے غلط استعمال کے الزامات کی بنا پر کیا تھا۔

شملہ ۳۰ مئی۔ سرکاری بیان مظہر ہے کہ پرسوں داتا خیل اور رزانی کے درمیانی اڑھائی سو کے قریب قبائلیوں نے خاصہ داروں کی ایک چوکی کو آگ لگا دی۔ دو پلوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ اسی طرح جنوب کی طرف رزانی کے قریب بھی دو پلوں کو نقصان پہنچانے کی سعی کی۔ داتا خیل سکاؤٹوں پر حملہ کیا گیا۔ مگر جوابی گولیوں کی تاب نہ لاکر حملہ آور بھاگ گئے۔ شمالی وزیرستان سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں اب شورش دب گئی ہے سرحدی پولیس نے ان ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا ہے جنہوں نے ہفتہ کے دن کوہاٹ روڈ پر جانے والی چھ لاریوں کو لوٹا تھا

نئی دہلی ۳۰ مئی۔ فیڈرل کورٹ آف انڈیا میں پڑول پر ٹیکس کے متعلق حکومت سی پی۔ اور حکومت ہند کے درمیان آئینی تنازعہ کا مقدمہ ۱۳ مئی کو پیش ہوگا۔ یہ پہلا مقدمہ ہے جو اس عدالت میں پیش ہوگا۔

لنڈن ۳۰ مئی۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ جاپان کی وزارت میں تبدیلیوں کے متعلق جاپانی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ اصل میں زمانہ جنگ کے اقدامات کی ابتداء ہے۔

مدراس ۳۰ مئی۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشنل افسر نے ضلع کے سکولوں کے نام سرکلر جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اساتذہ کو ہدایت کرنی چاہیئے کہ لڑکوں کو سخت سزائیں نہ دیں جو ٹیچر غصہ میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں انہیں سزا دینی چاہیئے اور وہ اس قابل نہیں ہیں کہ انہیں اساتذہ کی فہرست میں شامل رہنے دیا جائے ایک اور سرکلر میں افسر مذکور نے اس امر پر زور دیا ہے کہ وزیر اعظم کی کم خرچ تجویز کے مطابق طلبہ میں گھریلو صنعتوں کی عملی تعلیم دینی بہت ضروری ہے

بوڈاپسٹ ۳۰ مئی کل شب ویٹیکن ریڈیو سٹیشن سے تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے پاپائے روم نے موجودہ بین الاقوامی حالات پر تبصرہ کیا اور خدا سے دعا کی کہ وہ لوگوں کو مصیبتوں اور آفتوں سے بچائے اور جنگ کا جو خوفناک طوفان بڑھ رہا ہے اسے اپنی رحمت سے دور کرے۔

کوئٹہ ۳۰ مئی۔ پولیٹیکل ایجنٹ قلات نے ایک ماہ کے لئے ریاست میں جلسوں اور مظاہروں کے انعقاد کی ممانعت کر دی ہے۔ اس مقصد کے لئے ضلع قلات میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے

شیخوپورہ ۳۰ مئی لائلپور لاہور ریلوے لائن پر ۳۴۸ ڈاؤن گڈس ٹرین کو حادثہ پیش آیا جب کہ گاڑی ماچھیکے ریلوے سٹیشن سے چند میل آگے نکل آئی تو مختلف ڈبے کٹ کر دور پیچھے رہ گئے ان میں گارڈ کا ڈبہ بھی تھا۔ جب شیخوپورہ سٹیشن پر پہنچی تو اس کا پتہ چلا۔

برلن ۲۹ مئی۔ جرمنی میں ایک نئی آرگنائزیشن قائم ہوئی ہے جس کا نام "نیشنل چرچ" رکھا گیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جرمنی سے عیسائیت کا خاتمہ کر دیا جائے اور بائیبل اور تمام دیگر عیسائی لٹریچر کی اشاعت فوراً بند کر دی جائے گی اس چرچ کی بائیبل ہٹلر کی کتاب "میری جدوجہد" ہو گی۔ اس کے پروگرام کے مطابق تمام جرمنی اور اس کی بستیوں کی حدود کے اندر تمام گرجوں سے صلیب اتار دی جائے گی اور اس کی جگہ جرمنی کا قومی نشان "سواستکا" لگایا جائے گا۔

ہانگ کانگ ۳۰ مئی کینٹن میں فضائی حملہ کے بعد لوگ کثرت سے ہانگ کانگ آ رہے ہیں۔ اس وقت تک ۷۵ ہزار آدمی آ گئے ہیں کینٹن۔ سوڑو۔ اماوئے اور دیگر ساحلی شہروں سے لوگ بکثرت آ رہے ہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی